اعتکاف کے احکام

بتوفیقہ تعالیٰ اعتکاف کے مسائل کے سلسلے میں درجِ ذیل موضوعات پر گفتگو کی جائے گی:

(۱) اعتکاف کی اقسام۔

(۲) اعتکاف کی مدّت اور جگہ (زمان ومکان)

(۳) اعتکاف کے مفسدات۔

(۴) وہ اعذار جن کی وجہ سے مسجد سے نکلنا جائز ہے۔

(۵) اعتکاف کے مباحات۔

(۶) اعتکاف کے آداب۔

(۷) اعتکاف کے مکروہات۔

(۸) اعتکاف توڑنا کب جائز ہے۔

❖❖❖❖❖

اعتکاف کی اقسام :

اعتکاف کی تین اقسام ہیں:

(۱) واجب (۲) سنّتِ مؤکّدہ (۳) مستحب

واجب : یہ وہ اعتکاف ہوتا ہے جس کی انسان نذر مان لے، اگر اپنی نذر میں کچھ مدّت یا خاص ایّام کا تعیّن کرلے تو اتنی مدّت یا ان خاص ایّام میں اعتکاف کرنا واجب ہوتا ہے۔

سنّتِ مؤکّدہ : رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا "سنّت مؤکّدہ علی الکفایہ" ہے۔ چنانچہ محلّے میں سے کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب لوگ گناہگار ہونگے۔

مستحب : اعتکافِ منذور اور رمضان المبارک کے اخیر عشرے کے علاوہ باقی دنوں میں اعتکاف کرنا ۔خواہ وہ رمضان کے پہلے دو عشروں کے ایّام ہی کیوں نہ ہوں۔

❖❖❖❖❖

اعتکاف کی مدّت (زمان) اور جگہ (مکان) :

ا۔ مدّت (زمان) : اعتکاف کی اقسام بدلنے سے اسکی مدت بھی بدل جاتی ہے۔

واجب اعتکاف کی مدت تو وہی ہے جتنی اس نے نذر مانی ہو۔

مسنون اعتکاف کی مدّت رمضان المبارک کے آخری دس دن ہیں۔۲۰ رمضان المبارک کے افطار سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور عید الفطر کا چاند نظر آنے پر مسجد سے نکلے۔

مستحب اعتکاف کی مدّت کوئی متعیّن نہیں ہے اس کی مدت کم ازکم ایک سیکنڈ بھی ہوسکتی ہے اور زیادہ سے زیادہ مدّت کی کوئی حد نہیں ہے۔لہٰذا جب بھی کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اعتکاف کی نیّت کرلے وہ جتنی دیر مسجد میں گذارے گا اسے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔

۲۔ جگہ (مکان) : اعتکاف ایسی مسجد میں صحیح ہوتا ہے جہاں نمازِ پنجگانہ کا اہتمام ہو اور وہاں امام اور نمازی متعیّن ہوں اور تمام نمازیں جماعت کیساتھ ادا کی جاتی ہوں۔

اور تمام مساجد میں اعتکاف کے لئے سب سے افضل مسجد حرام (زادہ اللہ شرفاً وکرامۃً) ہے۔اس کے بعد مسجدِ نبوی (علی صاحبہ الصلاۃ والسلام) ہے۔اس کے بعد مسجدِ اقصیٰ (أنقذہ اللہ من أیدی الیہود الغاصبین الظالمین) ہے۔اس کے بعد اپنے شہر کی جامع مسجد ہے (جہاں جمعہ ہوتا ہے)، اس کے بعد محلّے کی وہ مسجد ہے جہاں جمعہ نہیں ہوتا۔

جبکہ عورت کیلئے اعتکاف کی جگہ اس کے گھر کی مسجد ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے، جس کو عورت اپنی نماز کیلئے متعیّن کرلے۔

❖❖❖❖❖

اعتکاف کے مفسدات

درجِ ذیل باتوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) بغیر کسی عذر کے مسجد سے نکلنا۔

(۲) عورت کو حیض ونفاس آجانا۔

(۳) بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کرنا (جماع)۔دواعی جماع (جماع کی طرف لے جانے والے کام

کرنا) یعنی شہوت کے ساتھ بوسہ دینا یا شہوت کے ساتھ چھونا۔

❖❖❖❖❖

وہ اعذار جن کی وجہ سے مسجد سے نکلنا جائز ہے :

وہ اعذار اور مجبوریاں جن کی وجہ سے مسجد سے نکلنا جائز ہے تین ہیں:

۱۔ **اعذارِ طبعیہ** : جیسے پیشاب، پاخانہ اور جنابت کا غسل کرنا۔ لہٰذا معتکف کو غسل جنابت کرنے کیلئے اور بول و براز کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مسجد سے نکلنا جائز ہے بشرطیکہ وہ مسجد سے اتنی دیر باہر رہے جتنی دیر میں یہ اپنی ضروریات سے فارغ ہوسکتا ہے۔ بلا ضرورت دیر کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ **اعذارِ شرعیہ** : جیسے جمعہ کی نماز پڑھنے کیلئے نکلنا بشرطیکہ اس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو جہاں یہ اعتکاف کئے ہوئے ہے۔

۳۔ **اعذارِ ضروریہ** : یعنی کوئی مجبوری پیش آجائے جیسے مسجد میں رہتے ہوئے اپنی جان یا اپنے سامان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔

◉ یاد رہے کہ پہلی دو قسم کی مجبوریوں (طبعی ہوں یا شرعی) میں مسجد سے باہر نکل جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا جبکہ تیسری قسم کی مجبوری میں مسجد سے نکل جانے کی صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

اعتکاف کے مباحات :

مسجد میں درجِ ذیل کام کرنا مُباح اور جائز ہے:

(۱) کھانا پینا۔

(۲) سونا۔

(۳) بال کٹوانا بشرطیکہ مسجد میں بال نہ گریں۔

(۴) ضرورت کی بات چیت کرنا۔

(۵) کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، سر میں تیل لگانا، سرمہ لگانا۔

(۶) مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اور نسخہ تجویز کرنا۔

(۷) قرآنِ کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا۔

(۸) برتن یا کپڑے دھونا بشرطیکہ خود مسجد میں رہے اور پانی مسجد سے باہر گرے۔

(۹) نکاح پڑھنا یا پڑھوانا۔

(۱۰) ضرورت کے وقت مسجد میں ریح خارج کرنا۔

(۱۱) ضروری خرید وفروخت کرنا بشرطیکہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے۔ ضروری خرید وفروخت سے مراد یہ ہے کہ تجارتی نقطہ نظر سے خرید وفروخت نہ ہو بلکہ ضروریاتِ زندگی کیلئے ہو۔

مثال : فرحان اعتکاف میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور گھر میں پکانے اور افطار کا سامان خریدنے کیلئے کوئی بھی نہیں ہے۔ مسجد کے سامنے سے پھل والا گذرا تو یہ افطار کیلئے یا سودا گھر بھیجنے کیلئے مسجد میں ہوتے ہوئے خرید سکتا ہے۔

❖❖❖❖❖

اعتکاف کے آداب :

(۱) لغو اور لایعنی بات چیت سے بچے اور صرف اچھی گفتگو کرے۔

(۲) اعتکاف کے مکروہات سے بچے۔

(۳) اپنے وقت کو تلاوتِ قرآن، ذکر و تسبیح، اور تعلیم و تعلّم میں خرچ کرے۔

❖❖❖❖❖

اعتکاف کے مکروہات :

اعتکاف کی حالت میں درجِ ذیل باتیں مکروہ ہیں:

(۱) خاموشی کو عبادت سمجھ کر چپ بیٹھے رہنا مکروہِ تحریمی ہے۔

(۲) تجارتی نقطہ نظر سے خرید وفروخت کرنا، چاہے سودا مسجد میں نہ بھی لائے۔

(۳) سودا مسجد میں لا کر بیچنا، خواہ اپنی یا اہل وعیال کی ضرورت کیلئے ہو۔

(۴) بلا ضرورت فضول باتیں کرنا۔

(۵) اعتکاف کیلئے مسجد میں اتنی جگہ پر قبضہ جمانا کہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو۔

(۶) اجرت اور تنخواہ پر تعلیم دینا، کپڑے سینا یا کتابت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

❖❖❖❖❖

اعتکاف کب توڑنا جائز ہے؟

- اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔
- کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانا یا آگ بجھانے کیلئے۔
- ماں، باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کو سخت بیماری ہو جائے اور اسکی تیمارداری کی ضرورت ہو۔ کوئی اور دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو۔
- کوئی جنازہ آجائے اور نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔

❖❖❖❖❖

اگر اعتکاف ٹوٹ جائے......

اعتکاف غلطی سے ٹوٹ گیا ہو یا مجبوری سے توڑا ہو اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضاء واجب ہے پورے دس دن کی قضاء واجب نہیں۔

اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا ہو تو صرف دن کی قضاء واجب ہوگی۔ یعنی قضاء کیلئے صبح صادق سے پہلے مسجد میں داخل ہو۔ روزہ رکھے اور اسی دن شام کو غروبِ آفتاب کے بعد نکل آئے اور اگر اعتکاف رات کو ٹوٹا ہے تو رات اور دن دونوں کی قضاء کرے یعنی شام کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو۔ رات بھر وہاں رہے اور صبح روزہ رکھے اور اگلے دن غروبِ آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔

- اسی رمضان میں کسی دن قضاء کرسکتا ہے۔
- اعتکاف مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ باقی ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھ سکتا ہے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر۱

مناسب الفاظ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

(واجب، سنت مؤکدہ، مستحب، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی، فاسد، جائز)

(ا) معتکف کا مسجد میں سونا.......... ہے۔

(ب) معتکف اگر بغیر عذر شرعی یا طبعی کے مسجد سے نکل جائے تو اعتکاف.......... ہو جاتا ہے۔

(ج) خاموشی کو عبادت سمجھ کر چپ بیٹھے رہنا.......... ہے۔

(د) معتکف کے لئے بلاضرورت فضول گفتگو کرنا.......... ہے۔

(ہ) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف.......... ہے۔

(و) اعتکاف اگر ٹوٹ جائے تو قضاء کرنا.......... ہے۔

(ی) ....اعتکاف کی صورت میں اس کی کوئی مدت متعین نہیں ہے۔

سوال نمبر۲

صحیح اور غلط مسائل کی نشاندھی کیجئے:

(۱) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف واجب علی الکفایہ ہے۔ ☐ ☐

(۲) ہر ایسی مسجد میں اعتکاف صحیح ہوتا ہے، جہاں نماز پنجگانہ کا با جماعت اہتمام کیا جاتا ہو۔ ☐ ☐

(۳) جامع مسجد میں اعتکاف کرنا سب سے افضل ہے۔ ☐ ☐

(۴) کسی بھی عذر سے مسجد سے نکلنے والے کا اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ ☐ ☐

(۵) نماز جمعہ کیلئے صفائی کے طور پر غسل کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے۔ ☐ ☐

(٦) نماز جنازہ کے لئے نکلنے سے معتکف کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۷) زلزلہ آنے کی صورت میں اپنی جان بچانے کے لئے نکلنے والے معتکف کا اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ ☐ ☐

(۸) معتکف کا مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۹) اگر مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے تو دس دن کی قضا واجب ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) والدین یا اہل وعیال کی تیمارداری کے لئے اعتکاف توڑنا جائز ہے مگر قضا واجب ہے۔ ☐ ☐